فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

دو شنبہ پنجشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۲۲ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ | ۲ نبوت ۱۳۴۰ ہش ۲ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ یکم نومبر بوقت ½۸ بجے صبح

رات نیند اچھی طرح آ گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

آئینی تجاویز پر ایک ہفتہ تک غور کرنے کے بعد گورنروں کی کانفرنس ختم ہو گئی

آئین کا مسودہ تیار کرنے کے لئے کمیٹی کا تقرر۔ یونین کونسلوں میں مصالحتی عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ

راولپنڈی۔ یکم نومبر۔ کل یہاں گورنروں کی کانفرنس ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور لا سیکرٹری جسٹس عبد الحمید پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ جو آئین کا مسودہ تیار کرے گی۔ یہ کانفرنس ۲۳ اکتوبر سے صدر ایوب کی زیر صدارت جاری تھی۔ اس میں سات روز تک آئینی تجاویز پر غور ہوتا رہا۔ آئین کا مسودہ تیار کرنے کا کام مکمل ہوتے ہی سارے آئین کا اعلان کر دیا جائے گا توقع ہے کہ آئین کا مسودہ مکمل کرنے میں کم از کم چار مہینے لگیں گے۔

گورنروں کی کانفرنس نے اپنے آخری اجلاس میں فیصلہ کیا کہ بنیادی جمہوریتوں کے ماتحت مختلف یونینوں میں مصالحتی عدالتیں قائم کر دی جائیں۔ یہ عدالتیں معمولی نوعیت کے دیوانی اور فوجداری جھگڑے مقامی طور پر سلجھایا کریں گی۔ مصالحتی عدالتوں کے قیام کے بعد لوگوں کا وہ روپیہ اور وقت ضائع نہیں ہوا کرے گا جو مقدمہ بازی پر صرف ہو جایا کرتا تھا۔

روس میں پچاس میگاٹن کے ایٹمی دھماکہ کی دنیا بھر میں مذمت

"یہ تجربہ دنیا کو دہشت زدہ کرنے کے لئے کیا گیا" (صدر کینیڈی کا ردعمل)

واشنگٹن۔ یکم نومبر۔ صدر کینیڈی نے کل رات روس پر الزام لگایا کہ وہ پچاس میگاٹن بم کا دھماکہ کر کے دنیا کو دہشت زدہ کرنا چاہتا ہے تاکہ اس طرح امن پسند انسانوں کو روس کا ہر مطالبہ ماننے پر مجبور کیا جا سکے۔ صدر کینیڈی نے کہا۔ ایٹمی اسلحہ کے سلسلہ میں امریکہ کو تمام ممالک پر برتری حاصل ہے۔ لیکن پھر بھی وہ ایٹمی تجربات پر پابندی عائد کرنے کا معاہدہ کرنے کو تیار ہے۔ امریکہ نے جنیوا کانفرنس میں اس قسم کے معاہدے کی تجویز پیش کی تھی۔

صدر کینیڈی نے مزید کہا کہ امریکہ اس دوران اپنی سلامتی اور ان ممالک کی سلامتی کے لئے جو اس پر انحصار رکھتے ہیں تمام ضروری اقدامات کرتا رہے گا۔ آپ نے اپنے بیان میں کہا کہ روس نے کل صبح ایک بہت بڑا ایٹمی دھماکہ کیا۔ ابتدائی شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دھماکہ پچاس میگاٹن کا تھا۔

کینیڈا کے وزیر اعظم جان ڈیفن بیکر نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بڑی طاقت کے بموں کے دھماکے کی روسی پالیسی ناکام ہو گئی ہے کیونکہ اس سے نیٹو کا اتحاد مضبوط ہوا ہے آپ نے کہا پچاس میگاٹن دھماکہ برلن کے بارے میں ہمارے خیالات اور اتحاد پر اثر نہیں ڈالے گا ہم سمجھوتے کے لئے تیار ہیں کینیڈا کے وزیر اعظم نے جاپانی ریڈیو سے اپنی نشری تقریر میں مزید کہا کہ بڑی طاقت کے بم کا دھماکہ ایک وحشیانہ عمل ہے۔ آپ نے کہا آزاد دنیا کے ممالک کو روسی تجربات کی مشترکہ مذمت کرنے کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے اور روس پر زور ڈالنا چاہیئے کہ وہ اپنے اقدامات پر نظر ثانی کرے۔

آزاد ٹریڈ یونینوں کے بین الاقوامی وفاق کی مجلس انتظامیہ نے ایک قرار داد میں روس کے پچاس میگاٹن کے ایٹمی تجربہ کی مذمت کی اور تمام رکن انجمنوں سے کہا گیا کہ وہ اس تجربے کے خلاف ناراضگی کا اظہار کریں۔

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام ایک اہم لیکچر

ربوہ یکم نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کل بروز جمعرات مورخہ ۲ نومبر ۱۹۶۱ء کو بوقت سوا بارہ بجے دوپہر مجلس ارشاد کے زیر اہتمام کالج ہال میں ایک تقریر فرمائیں گے۔ احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

ارشد ترمذی سیکرٹری مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج

جامعہ احمدیہ میں ایک لیکچر

ربوہ یکم نومبر۔ آج شام کے سوا چھ بجے مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے جامعہ احمدیہ کے ہال میں "علم النفس کے متعلق ابتدائی معلومات" کے بارہ میں ایک لیکچر دیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

محمد شفیق قیصر سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

(تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی باسکٹ بال ٹیم نے)

آل پاکستان ٹورنامنٹ لائل پور کی چمپئن شپ جیت لی

ربوہ — تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم نے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ لائل پور میں مسلسل چھ میچ جیت کر کالج سیکشن کی ٹرافی جیت لی۔ اس ٹورنامنٹ میں مغربی پاکستان کے کل بارہ کالجز شریک ہوئے تھے۔ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر کھیلا گیا۔ چنانچہ "اے" لیگ میں اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور۔ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور۔ دیال سنگھ کالج لاہور۔ پی۔ اے۔ سی کالج لائل پور۔ ٹی۔ آئی کالج ربوہ اور ہیلی کالج لاہور شامل تھے۔ اور "بی" لیگ میں ایف۔ سی۔ کالج لاہور گورنمنٹ کالج لائل پور۔ اسلامیہ کالج لائل پور پی۔ اے۔ سی۔ لائل پور (اے) پی۔ اے سی کالج (بی) لائل پور۔ اور ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ (اے) شامل تھے۔ (اے) لیگ سے دیال سنگھ کالج لاہور اور (بی) لیگ سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی (اے) ٹیم پانچ پانچ میچ جیتنے کے بعد فائنل میں پہونچ گئیں۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم کے مقابلوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعلیم الاسلام کالج (۵۱) ایف سی کالج لاہور (۳۴)
تعلیم الاسلام کالج (۵۷) گورنمنٹ کالج لائل پور (۳۳)
تعلیم الاسلام کالج (۹۱) اسلامیہ کالج لائل پور (۲۰)
تعلیم الاسلام کالج (۴۳) پی۔ اے۔ سی لائل پور اے (۲۱)
تعلیم الاسلام کالج (۴۷) ،، ،، ،، (بی) (۹)

(باقی صفحہ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ نومبر ۱۹۶۱ء

اسلام اور حکومت

جب کبھی حکومت کی طرف سے اشارہ ہوتا ہے کہ پاکستان کا قانون اسلام کے اصولوں کے مطابق ہوگا۔ تو وہ لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار اور واحد اجارہ دار بلا شرکت غیرے سمجھتے ہیں اپنے اپنے طور پر شور مچانا شروع کر دیتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ اگر یہ بات ہے تو لیجئے اصل اسلام یہ ہے جو ہم پیش کرتے ہیں:

یہ مختلف لوگ جو اپنا اپنا "اصلی اسلام" پیش کرتے ہیں وہ ہیں جنہوں نے ایک دوسرے پر کافر مرتد اور واجب القتل ہونے کے فتادے لگائے ہوئے ہیں۔ اور بعض نے تو اپنی مساجد پر ایسے بورڈ بھی لٹکا رکھے ہیں کہ یہاں فلاں طریق پر نماز ادا کرنی ہوگی ورنہ نتیجہ کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔

خیر ان مختلف فرقوں کے نمائندگان کو تو جانے دیجئے۔ یہ لوگ اپنے اپنے فرقہ کے عقائد میں مگن چلے آتے ہیں۔ ان کی ذہنیت تبدیل کرنے کے لئے وقت کی ضرورت ہے۔ تاہم بعض ایسے حضرات علم و فضل ہیں جن کو نہ صرف یہ دعوٰی ہے کہ وہ اسلام کے واحد اجارہ دار ہیں بلکہ تجدید اسلام کے بھی دعاوی رکھتے ہیں اور یہ ادعا کرتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کو جدید حالات کے مطابق پیش کیا ہے۔ ان میں سے ایک گروہ کی حالت تو عجیب ہے۔

پچھلے دنوں صدر پاکستان نے ایک دینی ہفت روزہ کے الفاظ میں کہا تھا کہ

"سیاسی جماعتیں شر انگیزی اور استحصال کا ذریعہ ہوتی ہیں۔"

"ایشیا کے ملکوں میں بیشتر مصیبتیں سیاسی جماعتوں کی پیدا کردہ ہیں۔"

"... مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ عوام کو ملک کے نظم و نسق میں شریک کیا جائے۔"

"سیاسی زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ملک ترقی کرے۔"

اگر سیاسی جماعتیں موجود نہ بھی ہوں پھر بھی ہم خیال لوگ مشترکہ مقاصد کے لئے نمائندہ ادارے چلانے کی غرض سے ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

تاہم اگر سیاسی جماعتوں کا وجود ناگزیر ہی سمجھا جائے۔ تو بیس پچیس یا تیس کی بجائے ایک یا دو جماعتیں ہو سکتی ہیں"۔ (ایشیا لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

اب بعض اخبارات نے اس امر پر بحث شروع کر دی ہے کہ

"کیا سیاسی جماعتوں کے بغیر نظام حکومت چل سکتا ہے؟"

چنانچہ ایک دوسرے دینی ہفت روزہ نے اپنے ایک اداریہ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس نے اسلامی تاریخ سے مثالیں پیش کی ہیں۔ اور پھر سعودی عرب کی حکومت کی مثال بھی پیش کی ہے۔ جو اس زمانہ میں بغیر سیاسی پارٹیوں کے خوب چل رہی ہے۔ (باقی)

گرم پارچات برائے غربا

موسم سرما آگیا ہے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے اپنے مستعمل یا نئے گرم یا سرد پارچات ہی ان کے لئے دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مرکز میں لینے والے غریب اصحاب الصفہ کا حق جماعت کے عام مستحقین احباب سے کہیں زیادہ ہے۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

اعلان برائے پروگرام جلسہ سالانہ مستورات

جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۶۱ء کا پروگرام مرتب کرنا ہے جن مستورات نے تقریر کرنی ہو یا مضمون پڑھ کر سنانا ہو۔ براہ مہربانی ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیں۔ نیز مضمون اور تقریر کے عنوان سے بھی مطلع کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

— درخواست دعا —

میرا بھتیجا عرصہ دراز سے متلانی پھوڑوں کی وجہ سے تکلیف میں ہے۔ جس کی وجہ سے دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بچے کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الرزاق متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ

قافلۂ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی ربوہ —

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی سالانہ اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کی تاریخوں میں ہوگا اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ دسمبر بعد دوپہر بذریعہ ریلوے ٹرین لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ دسمبر دوپہر کو لاہور واپس آئے گا۔ احباب کرام اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ جلد تیار کروانے کی سعی فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ جن جن دوستوں کا پاسپورٹ تیار ہوتا جائے۔ (یہ پاسپورٹ کم از کم ۲۱ دسمبر ۱۹۶۱ء تک کا ہونا چاہیئے۔) وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم درخواست برائے شمولیت قافلہ قادیان چھ نئے پیسے کے ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں اور پھر ان کی خانہ پری کر کے اپنے اپنے امیر مقامی کے ذریعہ میرے دفتر میں واپس بھجوا دیں۔ تاکہ انہیں مناسب انتخاب کے بعد قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ جن دوستوں کے پاس پہلے سے پاسپورٹ موجود ہے۔ اور وہ قافلہ کے ساتھ قادیان جانا چاہتے ہوں۔ وہ بھی اپنی درخواستیں مذکورہ مطبوعہ فارم پر جلد بھجوا دیں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے قافلہ کی منظوری کے سلسلہ میں حکومت سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں

نکاح کی مبارک تقریب

محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے فرزند عطاء الکریم صاحب شاہد بی۔ اے واقف زندگی کا نکاح امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی آف نیروبی مشرقی افریقہ کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خطبۂ نکاح پڑھتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ انسان اپنی بقا اور ارتقا کے لئے باہمی تعلقات قائم کرنے پر مجبور ہے۔ اور تعلقات کی خوشگواری اس اصل پر منحصر ہے کہ انسان نہ صرف یہ کہ دوسروں سے اپنی منوائے بلکہ دوسروں کی خود بھی مانے۔ سو گویا تعلقات کی استواری اور خوشگواری کے لئے ماننے اور منوانے میں توازن کی کیفیت کا ہونا از حد ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا یہ سبق صحیح معنوں میں انسان اپنی زندگی میں سب سے پہلے اس وقت سیکھتا ہے جب اس کی شادی ہوتی ہے کیونکہ میاں بیوی دونوں کو اس اصول پر کاربند ہوتے ہوئے اپنی زندگی کو کامیاب اور خوشگوار بنانا ہوتا ہے۔ ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ اس اصول کی اہمیت کو سمجھے۔ اور پھر اپنی ازدواجی زندگی میں اسے کامیابی سے نبھائے۔ تاکہ اس کا گھر صحیح معنوں میں جنت بن سکے۔ اور وہ خدمت دین کے فریضے کو زیادہ مستعدی اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے قابل ہو سکے۔

اس مختصر لیکن مؤثر خطبہ کے بعد آپ نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک ثمرات پیدا کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق اس سال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نماز کے آداب کو پوری طرح ملحوظ رکھو

شریعت کے احکام کو پورا کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے

فرمودہ ۱۱ جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:-

پہلے تو میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ

نماز کے آداب

کو پوری طرح ملحوظ نہیں رکھا جاتا جو نہایت افسوس کی بات ہے مثلاً آج میں نے دیکھا کہ لاؤڈ سپیکر کے نگران نماز کے وقت لاؤڈ سپیکر کی درستی کر رہے تھے۔ اس طرح یہ نماز تو نہ ہوئی تمسخر اور مذاق بن گیا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور وہ سامنے بیٹھ کر لاؤڈ سپیکر کی درستی کر رہے ہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ لوگوں نے انہیں ایسا کرنے سے کیوں نہ روکا اور کیوں نماز کے آداب میں فرق آنے دیا۔ پہرہ پر کھڑے ہونے والوں کے لئے تو کوئی وجہ بھی ہو سکتی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ پہرہ ضروری چیز ہے کیونکہ مخالف ہمارے خلاف بالعموم شرارتیں کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح

مَیں نے دیکھا ہے

کہ جب میں نے نماز پڑھا کر واپس جانا ہوتا ہے تو جس راستہ میں سے گذرنا ہوتا ہے اس میں اگر کچھ لوگ نمازیں پڑھ رہے ہوں تو انہیں سختی کے ساتھ اِدھر اُدھر کر دیا جاتا ہے یہ بات بھی نماز کے وقار کے بالکل خلاف اور ناجائز ہے شریعت اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ ایک انسان کی خاطر خدا تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے چاہے وہ انسان خلیفہ یا نبی ہی کیوں نہ ہو ہاں اشد ضرورت کے وقت بعض باتیں درست بھی ہوتی ہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود ایک دفعہ نمازیوں کے سر پر سے گذر گئے تھے۔ پس ضرورتًا ایسا کرنا جائز ہے مگر

بلا ضرورت ایسا کرنا ناجائز امر ہے

تین چار دن ہوئے نماز پڑھاتے وقت میرے پیٹ میں شدید درد ہوا اگر میں جلدی جانا چاہتا تو دوستوں کو خود کہہ سکتا تھا کہ میں واپس جانا چاہتا ہوں آپ لوگ کچھ دیر کیلئے راستہ میں نماز نہ پڑھیں مگر نمازیوں کو الٹے پکڑ کر گھسیٹنا کہ میرے لئے راستہ بن جائے نماز کے ساتھ ایک قسم کا تمسخر ہے یہ چیز سیاست تو کہلا سکتی ہے لیکن مذہب نہیں کہلا سکتی پس اس قسم کی باتوں سے جن سے نماز کے آداب میں فرق پڑتا ہو پرہیز کرنا چاہیئے۔ پہرہ کے متعلق بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا گر بتایا ہے کہ اگر اسے ملحوظ رکھا جائے تو عام حالات میں

پہرہ کی ضرورت

ہی نہیں رہتی مثلاً آپ نے فرمایا ہے کہ پہلی صف میں وہی لوگ بیٹھنے چاہئیں جو بڑی عمر کے ہوں اور نیک اور متقی ہوں۔ اب اگر اس حکم پر عمل کیا جائے تو لازمی طور پر اگلی صف میں وہی لوگ کھڑے ہوں گے جو اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں گے اور دین سے شغف رکھنے والے ہوں گے اور اگر پہلی صف میں ایسے ہی لوگ کھڑے ہوں تو پہرہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ (سوائے خطرہ کے خاص ایام کے جبکہ شرارتیں حد سے بڑھ رہی ہوں) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جب کبھی کسی شرارت یا فتنہ کا اندیشہ ہوتا تھا تو آپ کے صحابہؓ کئی کئی گھنٹے نماز سے پہلے ہی مسجد میں آکر پہلی صف میں بیٹھ جایا کرتے تھے تاکہ وہ پہرہ دے سکیں

ہماری جماعت کے ایک دوست

مولوی یار محمد صاحب مرحوم تھے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا جو بعد میں جنون کی حد تک پہنچ گیا تھا وہ حساب کے فن میں ماہر تھے اور مشکل سے مشکل سوالات منٹوں میں حل کر لیتے تھے۔ مگر ان کے دماغ میں کوئی نقص واقع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے تکلیف کا موجب بن جاتے تھے اس لئے پہرہ داروں کا یہ طریق تھا کہ وہ مولوی یار محمد صاحب سے بہت پہلے مسجد میں آجایا کرتے تھے تاکہ وہ پہلی صف میں نہ بیٹھ جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیف نہ دیں۔ مولوی یار محمد صاحب نے جب دیکھا کہ لوگ ان سے پہلے اس لئے پہنچ جاتے ہیں کہ وہ پہلی صف میں نہ بیٹھ سکیں تو انہوں نے ظہر کی نماز پر جو ایک یا دو بجے ہوتی تھی بارہ بجے ہی آنا شروع کر دیا۔ جب پہرہ داروں نے دیکھا کہ مولوی یار محمد صاحب بارہ بجے آجاتے ہیں تو انہوں نے گیارہ بجے آنا شروع کر دیا اس پر

مولوی یار محمد صاحب

نے دس بجے آنا شروع کر دیا۔ پھر پہرہ داروں نے نو بجے، حتّٰی کہ پہرہ دار صبح کی نماز پڑھ کر ہی اپنی جگہ پر بیٹھ رہتے تھے۔ کیونکہ جس شخص کو جنون ہو جائے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات جنون کی حالت میں وہ قتل بھی کر دیتا ہے۔ اس لئے پہرہ دار احتیاطاً یہ کوشش کرتے تھے کہ مولوی صاحب پہلی صف میں نہ بیٹھ جائیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی مقدمہ کیلئے

گورداسپور تشریف لے گئے

بہت سے لوگ آپ کے ساتھ تھے جن میں وہ مولوی صاحب بھی تھے۔ مگر مولوی صاحب کی یہ حالت تھی کہ ساری ساری رات آپ کے پاس بیٹھے رہتے تھے۔ آخر آپ نے دوستوں سے فرمایا۔ مجھے متواتر تین دن سے مولوی یار محمد صاحب نے سونے نہیں دیا ان کو کسی طرح واپس بھیج دیا جائے یا مجھ سے دور رکھا جایا کرے مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھے ان کو اور دو چار اور دوستوں کو کچھ کتابوں کی ضرورت تھی۔ انہوں نے مولوی یار محمد صاحب کو کہا کہ آپ قادیان جا کر لائبریری سے یہ کتابیں لے آئیں۔ انہوں نے سمجھا کہ اس طرح کتابیں بھی آجائیں گی اور دو تین دن کے لئے ان سے پیچھا بھی چھوٹ جائیگا چنانچہ انہوں نے مولوی یار محمد صاحب سے کہا۔ تانگہ تو مل نہیں سکتا

آپ پیدل ہی قادیان جائیں

اور کتابیں لے آئیں۔ وہ رات کے دس بجے کے قریب گورداسپور سے قادیان آئے اور کتابیں لے کر رات کے دو بجے ہی واپس پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پہرہ کا انتظام تھا اور پہرہ داروں نے انہیں آگے نہ جانے دیا۔ یہ بیس پچیس میل کا سفر چار گھنٹے میں طے کر کے گئے تھے اور تھکے ہوئے تھے انہوں نے سمجھ لیا کہ پہرہ میری وجہ سے ہی لگایا گیا ہے۔ اس لئے کتابیں دے کر کہنے لگے اب خدا کے لئے مجھے قادیان واپس نہ بھیجنا۔ پس

جہاں تک پہرہ کا تعلق ہے

اگر خطرہ ہو تو قرآن کریم میں اس کے لئے کوئی روک نہیں مگر ساتھ ہی یہ بات بھی ضروری ہے کہ نماز کے آداب کو ملحوظ رکھا جائے اور نماز کے احترام میں کوئی فرق نہ آنے دیا جائے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک شخص کو گھسیٹ کر اِدھر کر دیا اور دوسرے کو اُدھر کر دیا۔

ہماری جماعت کو ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کا یہاں تک احترام کرنے کی تاکید کی ہے کہ فرمایا جو شخص نماز پڑھ رہا ہو۔ اس کے آگے سے بھی مت گذرو پھر بلا وجہ نمازیوں کو اِدھر اُدھر کرنے کی کیا ضرورت ہے اور پھر یہ بھی نہیں کہ میں ہر وقت ہی بیمار ہوتا ہوں یا مجھے ہر وقت ہی اشد ضروری کام ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ایسی وجہ ہو بھی تو میرے منہ میں بھی زبان ہے۔ میں خود دوستوں سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھے رستہ دیدیا جائے۔ غرض جہاں تک خلیفۂ وقت کے ادب اور احترام کا سوال ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا بلکہ

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ خلیفۂ وقت کا پورا پورا ادب اور احترام کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے زمانہ میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ایک دفعہ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپؑ نے فرمایا مولوی نور الدین صاحب کہاں ہیں حضرت خلیفہ اوّلؓ نے نماز توڑ دی اور کہا حضور میں حاضر ہوں۔ لیکن یہ تو ضرورت کی بات تھی۔ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ نے سمجھا شاید آپؑ کو کوئی ضروری کام ہو اس لئے نماز توڑ دی۔ ویسے بھی اگر خدا تعالیٰ کا نبی کسی شخص کو آواز دے تو اس کے لئے نماز توڑنا جائز ہے۔ لیکن بلاوجہ اور بلا ضرورت لوگوں کی نمازیں خراب کرنا درست نہیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے تو اس لئے نماز توڑ دی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی ضروری کام ہوگا۔ مگر یہاں کسی شدید ضرورت کو ملحوظ رکھے بغیر ہی نمازیوں کو ادھر ادھر کر دیا جاتا ہے جو قابل اعتراض امر ہے۔ دوستوں کو

آئندہ اس بارہ میں احتیاط کرنی چاہیئے

دوسری بات جو دوستوں کے سامنے میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دو تین دن ہوئے میں نے ورثہ کے متعلق بعض باتیں بیان کی تھیں۔ آج ایک دوست نے سوال کیا ہے کہ

ورثہ کی اور بھی بعض شقیں ہیں

آپ ان کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کریں مثلاً ایک شخص جس کے پاس دو قسم کی جائیداد ہو۔ ایک جائیداد ایسی ہو جو اسے کسی خطاب وغیرہ کی وجہ سے ملی ہو اور وہ قانوناً بڑے بیٹے کی طرف ہی منتقل ہو سکتی ہو اور ایک جائداد ایسی ہو جو سارے ورثاء میں تقسیم ہو سکتی ہو تو اس کے ترکہ کو کس طرح تقسیم کیا جائے گا یاد رکھنا چاہیئے کہ

شریعت کا قانون یہ ہے

کہ ترکہ کو قرآن کریم کے مقرر کردہ حصص کے مطابق ہی تقسیم کیا جائے۔ لڑکے اور لڑکیاں ہوں تو لڑکوں کو دگنا اور لڑکیوں کو نصف مثلاً دو لڑکے اور ایک لڑکی ہو اور ترکہ مثلاً پانچ روپے ہو تو دونوں لڑکوں کو دو دو روپے اور لڑکی کو ایک روپیہ ملے گا۔ لیکن اگر کوئی جائیداد نوابی وغیرہ کی ایسی ہو جو قانوناً صرف بڑے لڑکے کو ہی مل سکتی ہو تو اس میں بے شک وہ شخص مجبور تو ہوگا کہ ایسی جائیداد صرف بڑے بیٹے ہی کو دے کیونکہ اس کی تقسیم میں قانون روک بن جائے گا۔ لیکن اس کی کسر دوسری تقسیم ہو سکنے والی جائداد میں نکل جائے گی۔ مثلاً اگر کسی شخص کی اپنی پیدا کردہ جائیداد دس لاکھ ہے۔ اور نوابی کی جاگیر دس ہزار ہے اور وہ اس کے دو بیٹوں میں تقسیم ہونی ہے تو دس ہزار کی جائداد بیشک قانون کی مجبوری کی وجہ سے بڑے لڑکے کو ہی ملے گی۔ مگر باقی دس لاکھ جائیداد کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ اس میں سے دس ہزار روپیہ نکال کر باقی جائداد دونوں لڑکوں میں برابر تقسیم کر دی جائے گی اور دس ہزار جو نکال لیا تھا وہ چھوٹے لڑکے کو مل جائیگا اس طرح ان دونوں کو مساوی حصہ مل جائے گا اور

یہی شریعت کا منشاء ہے

کہ دونوں کو برابر برابر حصہ ملے پس اگر کوئی جائداد قانون کی وجہ سے تقسیم نہیں ہو سکتی تو اس کو منہا کر کے بقیہ جائداد تقسیم کر دی جائے گی۔ ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ خطاب یا نوابی وغیرہ کی جائیداد زیادہ ہو اور اصل پیدا کردہ جائداد کم ہو تو ایسی صورت میں مجبوری ہوگی۔ مثلاً خطاب کی جائداد کی قیمت پانچ لاکھ ہے اور اصل جائداد ایک لاکھ کی ہے۔ تو چونکہ پانچ لاکھ کی جائداد ایک لاکھ میں سے وضع نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے وہ مجبوراً بڑے بیٹے کی طرف منتقل ہوگی۔ مگر میرے نزدیک ایسی صورت میں ایک لاکھ کی جائداد میں سے بڑے بیٹے کو کچھ بھی نہیں ملنا چاہیئے۔ ہم کہیں گے شریعت کی رو سے دونوں کو تین تین لاکھ روپیہ ملنا چاہیئے تھا۔ لیکن چونکہ قانون اس تقسیم میں روک بنتا ہے اس لئے پانچ لاکھ بے شک بڑے لڑکے کو چلا جائے لیکن ایک لاکھ میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے حصہ سے دو لاکھ زیادہ لے چکا ہے۔ پس جس جائیداد کی تقسیم میں قانون روک بنتا ہو وہ ایک مستثنیٰ امر ہے جو ایک مجبوری کی صورت ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ اگر کسی وجہ سے

گورنمنٹ کا کوئی قانون

ایسا ہو کہ ایک جائداد بعضوں کو مل سکتی ہو اور بعضوں کو نہ مل سکتی ہو تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی صورت میں حالات کے مطابق فیصلہ ہوگا مثلاً ایک شخص کی کچھ جائداد ایسے علاقہ میں ہو جو یہاں کے وارث لے سکتے ہوں اور اس کی اولاد یہاں بھی ہو۔ اور اس علاقہ میں بھی ہو۔ فرض کرو اس کی کچھ جائداد انگلستان میں ہو اور کچھ جائداد جرمنی میں ہو اور دونوں ہی جگہ اس کی اولاد بھی ہو اور جرمنی اور انگلستان کے درمیان جنگ ہو رہی ہو تو اس صورت میں ہم کہیں گے کہ جرمنی والی جائیداد جرمنی والی اولاد کو دیدی جائے اور انگلستان والی جائیداد انگلستان والی اولاد کو دے دی جائے۔ پھر

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے

کہ بعض حکومتیں غیر ملکی لوگوں کو جائیداد پر قبضہ نہیں کرنے دیتیں۔ اس لئے اگر کوئی ایسا قانون موجود ہو اور کوئی حکومت کہہ دے کہ ہم بیرونی لوگوں کو حصہ نہیں لینے دیتے تو اس صورت میں بھی مجبوری ہوگی یا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض علاقوں میں لڑکیوں کو حصہ نہیں دیا جاتا اور بعض علاقوں میں دیا جاتا ہے جیسے پنجاب میں لڑکیوں کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ اور دہلی میں دیا جاتا ہے۔ اب فرض کرو ایک شخص کی جائداد ان دونوں جگہوں میں ہے پنجاب میں بھی ہے اور دہلی میں بھی ہے۔ اور پنجاب والی جائیداد سے لڑکیاں محروم ہو جاتی ہیں تو اس صورت میں ہم یہ فتویٰ دیں گے کہ دلی والی جائداد لڑکیوں کو ملنی چاہیئے۔ کیونکہ

اصل مقصد تو یہ ہے

کہ شریعت کے احکام پر بھی عمل کیا جائے۔ اور قانون کی بھی پیروی کی جائے۔ ہاں اگر کوئی شخص ہٹ دھرمی کرے اور کہے میں شریعت کے قانون پر نہیں چلنا چاہتا تو اس کی مرضی ہے۔ ہٹ دھرمی سے تو لوگ ڈاکے بھی مارتے ہیں۔ چوریاں بھی کرتے ہیں اور شرابیں بھی پیتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی شریعت پر عامل ہونا چاہے تو اس کو یہ تقسیم ماننی پڑے گی۔ اور جو صدق دل سے شریعت پر عمل کرنا چاہے۔ اس کے رستہ میں قانون بھی روک نہیں بن سکتا۔ بلکہ وہ قانون کے اندر رہتے ہوئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے تو ایک تحصیلدار صاحب قادیان آئے۔ اس زمانہ میں عورت کا جائداد میں کوئی حصہ نہ ہوتا تھا

تحصیلدار صاحب نے مجھے بلایا

اور کہا مرزا صاحب کی جائداد اب آپ لوگوں کے نام چڑھانی ہے۔ آپ کون کون وارث ہیں۔ جن میں جائداد تقسیم ہوگی۔ میں نے حضرت والدہ صاحبہ۔ اپنی بہنوں اور بھائیوں کے نام لکھائے اور کہا آپ کی جائداد ان سب میں تقسیم ہوگی تحصیلدار کہنے لگا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ قانون یہ کہتا ہے کہ باپ کی جائداد صرف بیٹوں میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ اس پر میں یہ کہہ کر وہاں سے چلا آیا کہ

اگر قانون یہ کہتا ہے

تو ایسی جائداد ہم نہیں لیتے۔ تحصیلدار میرے ایسا کہنے سے مرعوب ہو گیا اور اس نے ان سب میں جائداد تقسیم کر دی جن کے نام میں نے لکھوائے تھے۔ اسی دن سے ہماری جائدادوں کے لئے یہ قانون بن گیا اور اس کے بعد کسی نے اس بات کو نہ چھیڑا۔ پس جو مومن ہو اور شریعت پر عمل کرنا چاہتا ہو وہ ایسے حالات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسا کہ میں نے دہلی اور پنجاب کی جائدادوں کی مثال دی ہے ہاں اگر کوئی شخص بہانے بنانا چاہے تو اس کی مرضی بہر حال شریعت کے قواعد کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر ایک جگہ سے کسی کو حصہ نہیں دیا جا سکتا اور دوسری جگہ سے دیا جا سکتا ہے تو اُسے مزید دینا چاہیئے۔

تقریب رخصتانہ

ربوہ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بعد نماز عصر امۃ فرحت صاحبہ بنت مکرم مولوی امام الدین صاحب مبلغ انڈونیشیا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں ناظر و وکلاء صاحبان اور متعدد دیگر احباب کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ امۃ فرحت صاحبہ کا نکاح مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں خلیفہ رفیع الدین صاحب ابن محترم جناب خلیفہ علیم الدین صاحب کے ساتھ مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس کے نیک ثمرات پیدا کرے آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر ربوہ کو مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز جمعرات چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیک صالح اور خادم دین بنائے اور وہ بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے!

سالِ نو تحریک جدید کے اعلان پر مالی قربانیوں کے وعدے

(فہرست اوّل)

۱ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۱۳۰۰/-
۲ - حضرت ام متین صاحبہ (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) بشمول عزیز سید شعیب احمد صاحب ۱۴۰/-
۳ - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ۱۱۲۵/-
۴ - صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و بچگان ۳۱۴/-
۵ - صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ۷/-
۶ - صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ۸۲/۸/-
۷ - صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ۵۱۰/- (۸۸/- نقد ادا شد)
۸ - مکرم میر مسعود احمد صاحب قائمقام وکیل الدیوان مع بیگم صاحبہ و بچہ ۶۳/-
۹ - مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب مع بیگم صاحبہ و بچگان ۳۴۴/۸/-
۱۰ - مکرم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مع بیگم صاحبہ و بچگان ۲۲۲/۱۴/-
۱۱ - مکرم میر محمود احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ مع بیگم صاحبہ و بچہ ۲۷/-
۱۲ - حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ۲۷۰/- (نقد ادا شد)
۱۳ - مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان ۴۲۸/-
۱۴ - مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم ۲۰۴/-
۱۵ - مکرم مولوی محمد صدیق صاحب عمومی ۴۰/-
۱۶ - مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم - اے پروفیسر ۱۴۷/-
۱۷ - مکرم حافظ عبد السلام صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ ۲۵۵/-
۱۸ - مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التعلیم ۳۵۰/-
۱۹ - مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال ۱۶۲/۱۲
۲۰ - مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا ۳۲۰/-
۲۱ - محلہ دار الرحمت غربی ربوہ قسط اوّل بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ۵۰۹/-
۲۲ - مکرم شیخ عبد الخالق صاحب دار النصر غربی ۷۹/۸/-
۲۳ - مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب معاون وکیل المال ربوہ ۴۳/۱۵/-
۲۴ - مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب ربوہ ۴۱/۴/-
۲۵ - مکرم بلال احمد صاحب باب الابواب ربوہ ۱۱/-
۲۶ - مکرم مستری محمد عبد اللہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۴۳/۸/-
۲۷ - مکرم مولوی رشید احمد صاحب بشارت ربوہ ۱۲/۵
۲۸ - مکرم کیپٹن نظام دین صاحب پنجگرائیں ۱۶۰/-
۲۹ - مکرم میر مبشر احمد صاحب پسرور ۵۵/-
۳۰ - مکرم چوہدری محمد حسین صاحب گوالمنڈی ۲۶/۴/-
۳۱ - مکرم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی ربوہ لاہور ۲۸۱/۱۲/-
۳۲ - مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کاتب مالی ۱۶/-
۳۳ - مکرم مولوی فضل الدین صاحب بلیانوالہ ربوہ ۳۵/-
۳۴ - مکرم فضل الرحمٰن صاحب کارکن وکالت مال ۵/۹
۳۵ - مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری لاہور ۱۱۲/-
۳۶ - صوفی عبد الغفور صاحب ربوہ ۲۲۵/-
۳۷ - جماعت احمدیہ کراچی قسط نمبر ۱ ۵۰,۰۰۰
۳۸ - چوہدری عبد الرحمٰن صاحب باب الابواب ۱۲۹/۷/-
۳۹ - چوہدری سعید احمد صاحب ربوہ ربوہ ۲۵/-
۴۰ - مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم کارکن وکالت مال ۱۱/-
۴۱ - مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب " " ۱۵/۳
۴۲ - مکرم صوفی خدا بخش صاحب کارکن وقف جدید ربوہ ۳۵/-
۴۳ - مکرم محمد ابراہیم خان صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ ۵/۸
۴۴ - مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی چیف انسپکٹر تحریک جدید ۳۰/-
۴۵ - مکرم محمد علی صاحب منتظم جامعہ احمدیہ ۵/۴
۴۶ - مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مبلغ افریقہ ۱۹/۱۲
۴۷ - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی ۳۵/۴
۴۸ - مکرم محمد عبد اللہ صاحب آف ہرسیاں ربوہ ۸/-
۴۹ - مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کارکن صدر انجمن ۲۶/۱/-
۵۰ - مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب معاون وکیل المال ۳۵/۸ (نقد ادا شد)
۵۱ - مکرم ماسٹر محمد اعظم صاحب ہائی سکول ربوہ ۷/۸/- (نقد ادا شدہ)
۵۲ - مکرم مرزا عبد الرشید صاحب کارکن تحریک جدید ۶/۱۲
۵۳ - مکرم امیر حمزہ صاحب " " ۶/۵
۵۴ - مکرم قریشی محمد صادق صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ ۲۱/-
۵۵ - مکرم ملک محمد بوٹا صاحب دار النصر ربوہ ۱۳/۴
۵۶ - جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ بذریعہ مکرم میاں عبد الحکیم صاحب صدر جماعت ۵۲/۱/۴
۵۷ - مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک کراچی ۵۲/- (نقد ادا شد)
۵۸ - مکرم پیر عبد العزیز صاحب بہاولپور ۴/۸/۴ (نقد ادا شد)
۵۹ - مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب جھول ۵۳/۸
۶۰ - مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کراچی ۹۲/-
۶۱ - مکرم سردار عبد الحق صاحب شاکر کارکن تحریک جدید ۵۵/۵

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجتماع کا دوسرا دن ۔۔۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء

(قسط اوّل)

۲۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء کا دن اجتماع کا مصروف ترین دن تھا۔ اس روز صبح چار بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک مختلف اوقات میں چار اجلاس منعقد ہوئے۔ درمیانی وقفوں میں باجماعت نمازیں ادا کرنے کے علاوہ عصر اور مغرب کے درمیان والی بال، رسہ کشی مشاہدہ و معائنہ اور مختلف دوڑوں کے فائنل مقابلے ہوئے نیز رات کے اجلاس میں مجلس شوریٰ کا انعقاد بھی عمل میں آیا جس میں ایجنڈے میں درج شدہ بقیہ تجاویز پر غور کر کے مناسب فیصلے کئے گئے ان میں نئے سال کے بجٹ کی منظوری بھی شامل تھی۔

اجلاس سوم

دوسرے روز کا پہلا اجلاس جو اجلاسوں کی ترتیب کے لحاظ سے اجتماع کا تیسرا اجلاس تھا۔ آخری حصہ شب میں چار بجے نماز تہجد سے شروع ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے پڑھائی۔ بعد ازاں ساڑھے پانچ بجے نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ ہر دو نمازوں میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے نہایت خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی گئیں۔ بعد ازاں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے سورۂ لقمان کے دوسرے رکوع کی نہایت لطیف تفسیر بیان کی۔ نہایت درجہ خشوع خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور قرآن مجید کے حقائق و معارف سننے کے باعث جب کہ احباب پر رقت اور سوز و گداز کا ایک خاص عالم طاری تھا۔ چار بزرگ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باری باری مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک زمانے کے بعض چشم دید حالات اور ایمان افروز روایات بیان کیں جو سامعین کے لئے خاص طور پر ازدیاد ایمان اور روحانی کیف و سرور کا باعث ہوئیں۔ اس اجلاس میں جن اصحاب مسیح موعودؑ نے روایات سنائیں ان میں علی الترتیب محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب سیالکوٹ، محترم حافظ عبد السمیع صاحب ربوہ، محترم علی محمد صاحب گھٹیالی ضلع سیالکوٹ اور محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری شامل تھے۔ احباب اس روحانی مائدہ سے سات بجے صبح تک متمتع ہوتے رہے۔ جب کہ اس اجلاس ناشتہ کے لئے برخاست ہوا۔

اجلاس چہارم

ربوہ ۲۸ اکتوبر کو ساڑھے آٹھ بجے صبح اجتماع کا چوتھا اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض چوہدری عبد الحق صاحب ورک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان نے سرانجام دئے۔

قرآن پاک۔ حدیث اور کتب مسیح موعودؑ کے درس

کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی۔ جو حافظ عزیز احمد صاحب چینیوٹی نے کی بعد ازاں چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق درس قرآن پاک شروع ہوا۔ جو محترم مولانا شمس صاحب کی علالت کی وجہ سے مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے دیا آپ نے بتایا کہ قرآن مجید نے عباد الرحمٰن کی وہ کیا خصوصیات بیان کی ہیں۔ جن کے ذریعے انہیں شناخت کیا جا سکتا ہے۔ درس قرآن کے بعد پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے درس حدیث دیا۔ آپ کے درس کا موضوع رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تھا کہ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ اس ضمن میں آپ نے اہل و عیال سے حسن سلوک کے متعلق رسول پاکؐ کے متعدد پُر حکمت ارشادات کو واضح کیا اور بڑی عمدگی کے ساتھ ان کی تشریح کی۔ درس حدیث کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ آپ نے معاشرہ سے حسن سلوک کے متعلق حضور علیہ السلام کے بصیرت افروز ارشادات پڑھ کر سنائے۔ (باقی صفحہ پر مسلسل)

درخواست دعا

میرے بھائی ملک بشیر احمد صاحب کا بیٹا عزیزم خالد بشیر کئی دنوں سے بیمار ہے۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اس ہونہار بچے کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت شرقی ربوہ

حیات قدسی کا ایک ورق

بعد ازاں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تصنیف حیات قدسی کا ایک ورق جو قبولیت دعا کے دو نہایت ایمان افروز واقعات پر مشتمل تھا پڑھکر سنایا۔ اس سے قبل آپ نے کتاب حیات قدسی کا تعارف کراتے ہوئے اس کی اہمیت واضح کی اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اسلام اور احمدیت کی برکت سے حضرت مولوی صاحب کو اپنے روحانی فیوض وانعامات سے نوازا اور قبولیت دعا کے غیر معمولی مواقع عطا فرمائے۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب کی تقریر

حیات قدسی کا ایک ورق سننے کے بعد سامعین کو خود حضرت مولانا راجیکی صاحب کی زبان سے قبولیت دعا کے بعض ایمان افروز واقعات سننے کا موقع ملا۔ حضرت مولوی صاحب کی طبیعت ناساز تھی۔ لیکن علالت طبع کے باوجود آپ نے سٹیج پر تشریف لاکر انصار اللہ سے خطاب فرمایا اور وعظ کے رنگ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں محض احمدیت اور خلافت حقہ کی پیروی کی برکت سے انہیں روحانی انعامات وفیوض سے حصہ دیا اور ان کی دعاؤں کو غیر معمولی طور پر قبولیت کا شرف بخشا

انعامی تقریری مقابلہ

حضرت مولوی صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد مکرم عبد الکریم صاحب ٹیڈ نے کلام محمود میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی جس کے بعد زیر صدارت چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری انعامی تقریری مقابلہ کا دلچسپ اور مفید پروگرام شروع ہوا۔ اس پروگرام میں چودہ مقررین نے حصہ لیا اور منصفین کے فرائض مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا۔ مکرم بابو قاسم دین صاحب سیالکوٹ۔ مکرم خان شمس الدین خانصاحب پشاور اور مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک کراچی نے سرانجام دئے۔

اس تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل پانچ عنوانات مقرر تھے۔

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے ہمارے لئے اسوہ ہیں

(۲) نظام خلافت سے وابستگی میں ہی ہماری نجات ہے

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی ضرورت

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس شان سے خدمت قرآن کا فریضہ ادا کیا۔

(۵) احمدی نوجوانوں کے اخلاص کے شاندار نمونے۔

مندرجہ ذیل مقررین نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔

(۱) میر اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی (۲) مرزا بشیر احمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں (۳) چوہدری شاہ محمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور (۴) چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے ربوہ (۵) مکرم عبد الکریم خانصاحب پشاور (۶) مکرم عبد الرحیم خانصاحب کوہاٹ (۷) ماسٹر فضل دین صاحب کنری سندھ (۸) قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح (۹) چوہدری کرم دین صاحب کراچی (۱۰) مکرم محمد شفیع خانصاحب نجیب آبادی کراچی (۱۱) مکرم محمد نعیب صاحب عارف کوئٹہ (۱۲) حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ (۱۳) محمد ملک صاحب گھسیٹ پورہ (۱۴) مکرم نواب دین صاحب کوئٹہ۔

جملہ مقررین کی تقریریں سامعین نے بہت دلچسپی کے ساتھ سنیں۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کراچی اوّل۔ چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے ربوہ دوم اور چوہدری شاہ محمد صاحب گنج مغلپورہ سوم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی انہیں مبارک کرے۔ تقریری مقابلہ کے اس پروگرام کے اختتام پر مکرم محمد شفیع خانصاحب نجیب آبادی نے درثمین کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

انعامی تقریری مقابلہ کے بعد سوال و جواب کا نہایت دلچسپ اور مفید پروگرام شروع ہوا۔ پروگرام کا آغاز فرماتے ہوئے مجلس انصار اللہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ ایسے سوالات دریافت کرنے کی اجازت نہ ہوگی جن کا تعلق اختلافی یا قضا سے ہو یا جو فرقہ وارانہ مسائل یا سیاسیات سے متعلق ہوں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ صرف انصار اللہ کے اراکین ہی اس پروگرام میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اس کے بعد سوال و جواب کا نہایت مسرت افزا سلسلہ شروع ہوا۔ انصار باری باری مختلف دینی امور کے متعلق اپنے سوالات پیش کرتے تھے۔ جواب دینے کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولانا ابو العطاء صاحب مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب ادا فرماتے رہے اور ہر سوال کا نہایت مناسب اور تسلی بخش جواب دیتے رہے۔ سوال وجواب کا یہ سلسلہ جو سامعین کے لئے بہت ہی مفید اور ان کے لئے گہری دلچسپی کا موجب بنا ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ جس کے بعد یہ اجلاس نماز ظہر وعصر اور طعام کے لئے اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

درخواست برائے صدقہ جاریہ

امسال کل ۸۸ درخواستیں تعلیمی وظائف کے لئے آئیں۔ مندرجہ ذیل ۴۳ وظائف دیئے گئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ایم ایس سی	۲	ایم بی بی ایس	۶
بی اے	۲	انجنیئرنگ	۳
ایم اے	۷	اینیمل ہسبنڈری	۱
بی ایڈ	۲	بی فارمیسی	۱
FSC	۶	ہیلتھ نرسنگ	۱
امدادی	۱۲	میزان	۴۳

مگر مندرجہ ذیل ۴۵ اُمیدواران محروم رہ گئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ایم ایس سی	۲	مڈل کالج	۱
بی اے	۶	BSC	۲
ایم اے	۶	FSC	۶
بی ایڈ	۴[?]	FR	۱۰
CT	۱	امدادی	۵
ٹائپ شارٹ ہینڈ	۱		
ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ	۱	میزان	۴۵

جو امیدواران محروم رہ گئے ہیں ان کا ہمیں افسوس ہے۔ کیونکہ مزید گنجائش نہ تھی۔ صدر انجمن احمدیہ ہر سال خاصی رقم وظائف کے لئے دیتی ہے۔ مگر وہ ضرورت کو پورا نہیں کرتی۔ بنا بریں مخیر احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ دو سال۔ تین سال یا پانچ سال کے لئے پچاس پچاس روپے ماہوار پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ میں دیں۔ یہ رقم ان کو صدر انجمن سے اسی شرح پر پانچ سال بعد واپس ملے گی۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ تعلیم پاکر جو لڑکے اور لڑکیاں پروان چڑھیں گے وہ جماعت کے مفید افراد بن کر ہمیشہ کے لئے موجب ثواب ہوں گے۔ اس سے کم مقدار میں بھی دوست امداد فرما سکتے ہیں جو تھوڑی ضرورت کو آپ پوری کر سکے۔ احباب توجہ فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

مرکز میں رہائش اور ملازمت کے خواہشمند احباب توجہ فرمائیں

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بعض ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے جو دفتری امور کا تجربہ رکھتے ہوں۔ ٹائپ جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ نیز کم از کم میٹرک ہونا لازمی ہے۔ خواہشمند احباب انٹرویو کے لئے دفتر ہذا میں ۱۲ نومبر کو ٹھیک دس بجے پہنچ جائیں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ اور متعلقہ امیر۔ پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ مجلس مقامی کی تصدیق ہمراہ لانی ضروری ہے سفر خرچ کی ذمہ داری درخواست دہندہ پر ہوگی۔ (قائمقام معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خریداران خالد توجہ فرمائیں!

خالد ماہ نومبر دسمبر جو دو صد صفحات پر مشتمل ہوگا نہایت تصاویر اور بلند پایہ مضامین سے مزین ہے۔ ۱۱ نومبر کو پوسٹ ہوگا۔ لہذا جو حضرات بقایا دار ہیں وہ اپنا چندہ جلد سے جلد ارسال فرمائیں تا ان کی خدمت میں بھی یہ بھجوایا جا سکے۔ یا وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں کہ ان کے نام وی پی کیا جائے۔ اگر وہ قبل از وقت چندہ ارسال فرمائیں گے تو ڈاک کا خرچ ان کو ادا نہیں کرنا پڑے گا۔

(منیجر خالد ربوہ)

ولادت

نومبر ۱۹۶۱ء ۸ کو بروز اتوار ۹ بجے اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین۔ متقی نیک اور صالح بنائے۔ آمین

(شیخ عبد الرشید شرما پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۵۷۶۹ :- میں فتح محمد ولد نور بخش قوم ارائیں پیشہ بے کاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۱۹۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک ایکڑ اراضی نہری واقعہ چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور میں ہے جس میں سے ۲ کنال ۱۶ مرلے مالیتی -/۷۵۰ روپے میری ملکیت ہے۔ اور بقیہ ۵ کنال چار مرلے بطور رہن میرے پاس مبلغ -/۱۲۰ روپے میں ہے۔ جو میری جائداد کے عوض میں مجھے ملی ہوئی ہے۔ میرا گذارہ اس وقت اس جائداد کی آمد پر ہے میں اپنی مذکورہ جائداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ زمین جائیداد سے مجھے یکصد روپے سالانہ کی آمد ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- (موصی) فتح محمد بقلم خود

گواہ شد:- عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پور

گواہ شد۔ عزیز احمد کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

نمبر ۱۵۷۹۳ :- میں لیئقہ بیگم ظفر زوجہ ڈاکٹر محمود احمد ظفر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن TABORA ڈاکخانہ ... ۱۹۵ ضلع ٹانگانیکا مشرقی افریقہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد میرا زیور جو کہ کل ۲۷ تولے سونا جس کی کل قیمت -/۲۲۷۵ شلنگ ہے۔ اور میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰۱ شلنگ جو کہ بذمہ خاوند ہے اور مجھے وصول نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ مجھ کو میرے خاوند سے ماہوار -/۱۰۰ شلنگ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی اس کل جائیداد اور جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد حاصل ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ۔ لیئقہ بیگم ظفر دستخط انگریزی حروف MRS-Laeeqah - Zafar

گواہ شد۔ محمود احمد ظفر خاوند موصیہ ۱-۶-۴

گواہ شد۔ نذیر احمد ڈار احمدی موصی C/O P.O. BOX 54 Tabora ۱-۶-۴

نمبر ۱۵۹۷۲ :- میں محمد سلیم نائیک ولد ملک محمد حنیف قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۷ حسب ذیل کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ یکصد اسی روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- محمد سلیم نائیک کوارٹر نمبر ۶ بلاک ۳۵ پامر لائن راولپنڈی۔

گواہ شد:- غلام احمد بٹ عفی عنہ مکان نمبر ۹/Z ڈھوک رتہ راولپنڈی سارٹ ہال

گواہ شد:- محمد عبد القیوم عفی عنہ مکان نمبر ۳۷۴۸/Z گلی نمبر ۳ ڈھوک رتہ راولپنڈی

الفضل

★ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر)

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

وی پی بھجوائے جارہے ہیں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار نومبر ۱۹۶۱ء میں ختم ہورہی ہے اور ان کو وی پی کئے جارہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔ نیز جن احباب کو ان کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جارہے وہ بھی از راہ کرم بذریعہ منی آرڈر دس یوم تک رقم ارسال فرمادیں تاکہ اخبار جاری رکھا جاسکے علاوہ ازیں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعمیل ہونے میں تاخیر نہ ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

چٹ نمبر	نام و پتہ	تاریخ اختتام
۱۰۳	پروفیسر عطاء الرحمن صاحب سٹاہدرہ ٹاؤن	۱۱ ۱۱/۶۱
۱۵۷	منشی عبد القادر صاحب بستی رنداں	//
۸۲۵	صفیہ بیگم صاحبہ بنت چراغ الدین صاحب - مردان	۱۰ ۱۱/۶۱
۴۱۱	عبد الرزاق صاحب ملتان شہر	//
۳۱۲	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سرہاوہ ۵۵ ڈھلواں	//
۱۰۶	بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب چک ۲۴۴ گ ب	۱۱ ۱۱/۶۱
۶۲۴	یونس رینڈ کمپنی لمیٹڈ پشاور شہر	۱۲ ۱۱/۶۱
۱۷۲	عبد الرحمن صاحب باندھی	۱۵ ۱۱/۶۱
۹۲۵	حکیم محمد یعقوب صاحب کھاروشاہ	//
۹۲۹	ڈاکٹر غلام اللہ صاحب ایبٹ آباد	//
۶۳۹	عاشق محمد خانصاحب چک ۵۶	//
۲۹	میاں احمد صاحب جام پور	۱۶ ۱۱/۶۱
۱۶۵۴	مولوی محمد بشیر صاحب چک ۳۲ دھادو والی	//
۸۴۴	ڈاکٹر محمد زبیر صاحب باڈہ چنار	//
۶۰۰	محمد عباس صاحب تزناب	۱۶ ۱۱/۶۱
۱۵۹۴	منظور علی خانصاحب مہناس ملتان	۲۳ ۱۱/۶۱
۱۳۰۲	چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ چک ۵۲/ف	۲۶ ۱۱/۶۱
۸۹۱	ایم ایم لطیف صاحب چونڈہ	۱۷ ۱۱/۶۱
۹۶۸	محمد سلیمان صاحب ڈیرہ غازیخان	۲۸ ۱۱/۶۱
۱۶۰۵	بیگم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب کراچی ۳	۲۹ ۷/۶۱
۳۴۴	مصلح الدین صاحب	۱۵ ۱۱/۶۱
۲۳۸	کرنل ملک سلطان محمد صاحب کوٹ فتح خاں	۳۰ ۱۱/۶۱
۲۲۹	مرزا منظور احمد صاحب ایبٹ آباد	//
۳۴۰	مرزا عبد الرحیم صاحب سرائے نورنگ	//
۳۸	ملک صدیق احمد صاحب دیپال پور	//
۱۰۴	مشتاق عالم صاحب روہڑی	//
۹۷۶	شادی خانصاحب چک ۱۱۳/۱۲-۷	۲۲ ۱۱/۶۱
۱۲۲	حفیظ اللہ محمد صالح صدیقی صاحبان زمیندار ستادی	۳۰ ۱۱/۶۱
۶۶	احمد الدین صاحب کھیوڑہ	۴ ۱۲/۶۱
۸۴۷	پیر عبد العلی صاحب کراچی ۳	۵ ۱۲/۶۱
۱۴۲۸	چوہدری خدا محمد صاحب ٹھٹھہ ...	۶ ۱۲/۶۱
۲۱۴۶	چوہدری محمد یوسف ... چک ۲۶۹ گ ب	۱۰ ۱۱/۶۱
۱۷۶۸	مسز محمد سعید صاحب مشرقی پاکستان	۱۲ ۱۱/۶۱
۱۴۸۸	ملک بشیر احمد صاحب دادو خیل	//
۲۱۵۳	مس بشریٰ ملک صاحبہ چترال	۱۴ ۱۱/۶۱
۱۴۴۹	ظفر احمد صاحب ظفر کراچی ۳	۱۸ ۱۱/۶۱
۲۷۳۹	حکیم غلام رسول صاحب موضع دودہ	//
۱۸۹۷	چوہدری عنایت اللہ صاحب دھرگ	۲۴ ۱۱/۶۱
۱۷۳۱	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب پشاور	۲۶ ۱۱/۶۱
۱۷۲۲	چوہدری محمد اسحٰق صاحب کھوڑ	//
۲۵۶۰	منشی برکت علی صاحب سرائے عالمگیر	۱۷ ۱۱/۶۱
۲۵۵۴	چوہدری کرامت اللہ صاحب کراچی ۳	۲۷ ۱۱/۶۱
۲۷۳۱	میاں خانصاحب کھوکھر غربی	//
۳۱۶	چوہدری ہدایت اللہ صاحب کنڈیارو	۳۰ ۱۱/۶۱
۲۳۵۴	حضرت خانم صاحبہ نواب شاہ	۱ ۱۲/۶۱
۲۱۰۶	ماسٹر امیر عالم صاحب لیہ	۳۱ ۱۱/۶۱
۲۳۰۱	محمد صادق صاحب چک ۸۹	۲ ۱۲/۶۱
۱۸۰۹	مولوی اللہ دتہ صاحب گوٹھ نور محمد	۲ ۱۲/۶۱
۲۰۴۳	چوہدری رشید احمد صاحب بھکھی	۱۰ ۱۱/۶۱
۱۵۴	سید بشیر احمد صاحب خانپور	۱۳ ۱۱/۶۱
۲۰۶۵	شیخ سردار علی صاحب چک ۱۶۴ ج ب	۱۴ ۱۱/۶۱
۵۱۹	چوہدری فرزند علی صاحب اکھیراج	//
۲۲۴۲	مجلس خدام الاحمدیہ سی اے ای لاڈکمیٹ کراچی	//
۲۴۷۴	خواجہ محمد صدیق صاحب ثانی ریاست جموں	۳ ۸/۶۰
۲۸۷۹	خالق داد صاحب روشن شاپ ۵۹۱	۱۸ ۱۱/۶۱
۲۴۸۴	عبد الغنی صاحب احمدی انڈیا	۲۸ ۱۰/۵۸
۳۰۶۴	سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب انڈیا نلور ملز	۹ ۱۱/۶۱
۲۸۸۹	علی انور ابڑو صاحب RATODERO	۲۰ ۱۱/۶۱
۲۴۷۹	نور الدین صاحب کراچی ۱۲	//
۵۲۴۴	ملک محمد صادق صاحب رئیس چک ۶۲۳ گ ب	۲۱ ۱۱/۶۱
۲۸۹۳	چوہدری فیض اللہ صاحب یادگیر	۲۲ ۱۱/۶۱
۲۸۹۷	اے ڈی حبیب صاحب ملکوال	//
۲۸۸۵	ملک منور احمد صاحب کھوکھر غربی	۲۵ ۱۱/۶۱
۲۴۰۳	صوفی محمد صدیق صاحب رسول نگر	۲۸ ۱۱/۶۱
۲۴۶۶	سید افتخار حسین صاحب ناظر پارک	۲۸ ۱۱/۶۱

(باقی)

غیر محدود طاقت حاصل کرنے کے بعد جانوروں کا سا رویہ اختیار کر لینے والوں کی مذمت

خدا کرے امن کی قوتیں بنی نوع انسان کو ایٹمی تباہی سے بچا سکیں (صدر ایوب کا بیان)

راولپنڈی یکم نومبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے آج یہاں کہا کہ لوگ اپنے نظریات کے بارے میں تو بلند بانگ دعوے کرتے ہیں لیکن جب وہ غیر محدود قوت کے مالک بن جاتے ہیں تو ان کا طرز عمل جانوروں جیسا ہو جاتا ہے۔

صدر ایوب نے خدا سے دعا کی کہ امن کی قوتیں اس قدر مضبوط ہو جائیں کہ وہ بنی نوع انسان کو اس خطرناک تباہی سے بچا سکیں جس کا موجودہ خطرناک ہتھیاروں نے خطرہ پیدا کر دیا ہے آپ نے کہا بڑی طاقتیں یہ تباہ کن ہتھیار تیار کرنے میں مصروف ہیں۔

صدر ایوب سابق فوجیوں کے عالمی وفاق کے نائب صدر ڈاکٹر ایجس ڈی کاسٹا نے کل صبح صدر ایوب کو ایک پیغام پیش کیا۔ صدر ایوب نے اپنے جواب میں سابق فوجیوں کے عالمی وفاق کی کامیابی کی دعا کی۔

ڈاکٹر ایجس ڈی کاسٹا نے کہا کہ یہ پیغام دو کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ سابق فوجیوں کے نظریاتی خیالات اور امنگوں کا مظہر ہے سابق فوجی ایک مشترکہ رشتہ میں بندھے ہوئے ہیں اور وہ رشتہ آزادی کر عالمی امن کے قیام کی کوشش ہے۔ ان لوگوں سے زیادہ امن کی حمایت کا دعوے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ جنہوں نے سابق لڑائیوں میں حصہ لیا ہے پیغام میں کہا گیا کہ عالمی وفاق دو کروڑ بیس لاکھ سابق فوجیوں، قیدیوں، جنگ میں نقصان اٹھانے والوں کی جانب سے (جو تمام ممالک، نسلوں، رنگ، مذاہب، سیاسی نظریات اور سماجی درجوں سے تعلق رکھتے ہیں) یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اس مشکل راہ پر چلتی رہیگی بالآخر لوگوں کو حق خود اختیاری باہمی مفاہمت تعاون اور ترقی کی منزل تک لے جائے گا اور دنیا میں ایک حقیقی امن قائم ہوگا۔ پیغام میں بتایا گیا ہے کہ دوسروں کی نسبت سابق فوجی یہ بات بہتر طور پر جانتے ہیں کہ جنگ کے زخم جنگ ختم ہونے کے ایک عرصہ بعد تک بھی مندمل نہیں ہوتے۔ سابق فوجیوں کا عالمی وفاق ان مصائب کو کم کرنے اور بالکل ختم کرنے کے لئے پورے یقین و اعتماد سے سرگرم عمل ہے۔ عالمی وفاق کو یقین ہے کہ کم ترقی یافتہ ممالک کو فوری طور پر امداد دینے کے سلسلہ میں تمام تر کوششوں کی فوری ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں مکمل ترک اسلحہ کی بھی فوری ضرورت ہے اس طرح جن وسائل کی بچت ہوگی انہیں عالمی پیمانہ پر یکجا کیا جائے۔ تاکہ مستقبل قریب میں تمام ممالک اقتصادی اور سماجی فوائد حاصل کر سکیں اور بنی نوع انسان کی ترقی ہو۔

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کا ضامن ہے

برطانیہ میں دولت مشترکہ کے شہریوں کے داخلہ پر کنٹرول عائد کیا جائیگا

"ایٹمی تجربوں پر پابندی کے معاہدہ کیلئے کوششیں جاری رکھی جائیں گی"

ملکہ الزبتھ کا اعلان

لندن یکم نومبر ملکہ الزبتھ نے آج یہاں کہا کہ برطانیہ میں دولت مشترکہ کے ممبر ملکوں کے باشندوں کے داخلہ پر کنٹرول عائد کرنے کے لئے ایک قانون وضع کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ دولت مشترکہ کے جن باشندوں کو جرم کرنے پر سزا مل چکی ہو انہیں برطانیہ سے نکال دیا جائے گا

ملکہ الزبتھ نے کہا کہ برطانوی حکومت ایٹمی تجربے نہ کرنے کے بارے میں ایک بین الاقوامی معاہدے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے گی آپ نے کہا میری حکومت، مغربی ممالک اور کمیونسٹ ممالک میں تعلقات بہتر بنانے کو بڑی اہمیت دیتی ہے۔

ملکہ برطانیہ نے یہ بات آج پارلیمان کے نئے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہی۔ آپ نے مزید کہا برطانوی حکومت مذاکرات کے ذریعے برلن کا تنازعہ حل کرنا چاہتی ہے

برطانیہ لاؤس کے بارے میں جنیوا کانفرنس کی کامیابی اور جنوب مشرقی ایشیا میں امن قائم کرنے کے سلسلہ میں اپنی کوششیں جاری رکھے گا۔

ملکہ الزبتھ کی یہ تقریر برطانیہ کی قدامت پسند حکومت کی تیار کردہ ہے اور اسے کل پارلیمنٹ کے اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تعلیم الاسلام کالج کے چیمپئن شپ جیت لی

(بقیہ صفحہ اول)

فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور دیال سنگھ کالج لاہور کے درمیان ۳۰ اکتوبر کو نو بجے تماشائیوں کے ایک عظیم ہجوم میں شروع ہوا۔ اگرچہ دیال سنگھ کالج لاہور کی ٹیم میں پنجاب ٹیم کے بعض تنومند اور کہنہ مشق کھلاڑی شامل تھے جن میں سے بعض اپنے دراز قد کے باعث ہماری ٹیم کے مقابلہ میں دیو ہیکل معلوم ہوتے تھے پھر بھی ہمارے نو آموز لیکن چست اور پھرتیلے کھلاڑیوں کے مقابلے میں جم نہ سکے۔ ہاف ٹائم تک برتری ہماری ٹیم نے حاصل کر لی تھی۔ اسے دیال سنگھ کی ٹیم دیگر سر توڑ کوششوں کے باوجود زائل نہ کر سکی۔ مقابلہ نہایت جان توڑ تھا۔

کھیل کی دلچسپی آخری لمحے تک قائم رہی تماشائی ہمارے مایہ ناز لیکن بجلی کی سی پھرتی رکھنے والے نوعمر کھلاڑیوں کے اس عظیم مظاہرے کو حیران و ششدر بیٹھے دیکھتے رہے۔ فضاء تحسین و آفرین کے نعروں سے گونج اٹھتی رہی۔ کھیل کا یہ عظیم الشان مظاہرہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ۱۹ کے مقابلہ میں ۳۶ پوائنٹ سکور کر کے چیمپئن شپ جیت گئی۔ انفرادی سکور یہ ہے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ:
لطیف (کیپٹن) (۸) سعید (۷) خالد تاج (۱۳) مجید (۵) نصیر بٹ (۳)

دیال سنگھ کالج لاہور:۔ محمد اکرام (کیپٹن) (۴) اسماعیل (۱۰) جاوید مسعود (۷) نعیم (۴) مشتاق (۴)۔

تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال ٹیم کی کسی آل پاکستان ٹورنامنٹ میں یہ پہلی فتح ہے گویا یہ کامیابی سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں باسکٹ بال شروع ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ اس قلیل مدت میں کھیل کے معیار کی یہ ترقی حیرت انگیز ہے جس کے لئے کالج کے پرنسپل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر منتظمین قابل مبارکباد ہیں۔

(نامہ نگار)

کوٹھی برائے فروخت

ایک کوٹھی محلہ دارالصدر غربی متصل ڈپٹی محمد شریف صاحب ای۔اے۔سی پنشنر ربوہ میں سات کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے اس کا رقبہ دو کنال ۶ مرلے ہے پانی میٹھا اور بجلی لگی ہوئی ہے خریدار حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(مومن میڈیکل ہال گول چوک۔ پروپرائٹر حاجی رشید احمد)

داخلہ شروع

صرف چھ ماہ میں گھر بیٹھے یا کالج میں حاضر ہو کر یونانی حکمت یا ہومیوپیتھک ڈاکٹری کا علم سیکھ کر خدمت خلق کیجئے اور باعزت روزی کمائیے۔

مینیجر مسلم میڈیکل کالج رجسٹرڈ بادامی باغ لاہور

نرخنامہ پودہ جات قلمی آم ناصر آباد۔ محمود آباد فروٹ فارمز

مدراسی الفانسو۔ بمبے الفانسو۔ ثمر بہشت۔ فجری ۵۰۔۵ فی پودہ

گنڈا اکلاں بنارسی۔ بمبے سردلی۔ ثمر بہشت چونسہ۔ ان دہری ۵۰۔۶ فی پودہ

تقریباً ۴ پودوں کا ایک پیکٹ وزنی ایک من بنایا جاتا ہے۔ جس پر خرچ پیکنگ اندازاً -/۲ کے علاوہ تیسرے درجہ کے کرایہ کا چوتھائی ریلوے کا خرچہ آتا ہے۔

خواہشمند احباب ایڈوانس رقم بھجوا کر پودے ریزرو کروالیں۔ ہمارے پاس صرف ایک محدود تعداد موجود ہے۔ مزید معلومات کے لئے انچارج صاحبان باغ۔ ناصر آباد و محمود آباد فارمز۔ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر کو لکھیں۔

سیلز انچارج ایم این سنڈیکیٹ کنری